صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 اپریل 2019ء بمطابق 10 شعبان المعظم 1440 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب قائم مقام سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا کُونُوا قَوّٰمِینَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اِعْدِلُوا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۚ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیرٌ بِمَا تَعْمَلُونَo وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیمٌo وَالَّذِینَ کَفَرُوا وَکَذَّبُوا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیمِo

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا کیلئے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

رسمی کارروائی

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر، ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ، اور آج میں چاہوں گی کہ آپ ہمارے تمام Colleagues کو، چاہے وہ ٹریژری بینچز سے ہیں، چاہے وہ اپوزیشن بینچز سے ہیں، جو جو بھی بولنا چاہتے ہیں، آج ایک آدھ گھنٹہ اگر سب کو موقع دے دیں تو مہربانی ہو گی۔ آج ہم سیلوٹ کرتے ہیں اپنی پولیس کو، اور سیلوٹ کرتے ہیں آج ہم اپنے صوبے کے ان بہادر پولیس کے جو جنرل ہیں، جو رینجرز تھے، سی سی پی او صاحب، ایس ایس پی آپریشن صاحب اور اس کے علاوہ وہ نوجوان جنہوں نے یہاں پر کل رات سات بجے ایک اطلاع کے مطابق حیات آباد کے ایک گھر میں سات دہشت گرد جو بہت سے اسلحے راکٹ لانچر سمیت موجود تھے اور اطلاع یہی تھی کہ ان کے پاس خودکش جیکٹیں بھی ہیں اور تقریباً صبح تین چار بجے تک میں کے پی اسمبلی میں بھی یہ شیئر کرتی رہی ہوں کیونکہ مجھے میڈیا سے کچھ معلومات مل رہی تھیں، تو جناب سپیکر صاحب، ایک تو جو ہمارا بچہ شہید ہوا ہے، جو پولیس میں تھا، تھا نہیں ہے، کیونکہ شہید ہمیشہ زندہ رہتے ہیں تو ایک تو ہم اس کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور اس کے لواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں، حالانکہ زندوں کے ساتھ اظہار تعزیت نہیں ہوتی کیونکہ وہ مر کے امر ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر یہ ضرور کہوں گی اور ان دہشت گردوں کے لئے میرا کھلا پیغام ہے کہ تم کتنے لوگوں کے سینے چھلنی کرو گے، تم کتنی ماؤں کی گودیں اجاڑو گے، تم ہماری فورسز کے کتنے لوگوں کو مارو گے، ہمارے کتنے سویلینز کو مارو گے؟ ہر سینہ تمھارے سامنے سینہ سپر ہے، آؤ پاکستان کے لوگ اور خاص طور پر کے پی کے لوگ جو ہیں وہ تمہیں ایسے ہی ماریں گے، وہ آپریشن جو ہے وہ پوری رات جاری رہا اور تقریباً کوئی بارہ ایک بجے جا کے ہماری پولیس کے جو نوجوان ہیں، ہماری پولیس کے جو آفیسرز ہیں، ہمارے جو رینجرز تھے، ہماری جو آرمی تھی، جس جس نے بھی حصہ لیا، میں ان کو یہاں سے سیلوٹ کرتی ہوں، یہ ان سب کے لئے ہے کیونکہ ہم لوگ تنقید برائے تنقید نہیں کرتے، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ حادثات جو ہیں وہ گورنمنٹ کو اور اپوزیشن کو ایک پیج پر لے آتے ہیں اور یہ ایسے ہی حادثات ہیں، حالانکہ کل میری ایک ریزیلوشن جو ہے اس میں کچھ الفاظ آپ کی حکومت نہیں مان رہی تھی اور وہ آپ نے پیش نہیں کرنے دی لیکن آج کے لئے میں ان کو خراج عقیدت کے لئے اور میں آپ سے درخواست

کروں گی کہ آپ ان آفیسرز کو جنہوں نے ساری رات حصہ لیااور ساری رات اپنی نیندیں حرام کر کے، ان کو اسمبلی کی طرف سے، گورنمنٹ جو ان کو شاباش دے گی، جو ان کے لئے انعام واکرام ہو گا وہ ان کو دیا جائے گا تاکہ آئندہ جو ہماری پولیس ہے، اور اس کے ساتھ ہی سر، چھوٹا سا ایک پوائنٹ میں ضرور Raise کروں گی کہ نو ہزار لوگ جو ہیں، جو کہ بھرتی ہوئے تھے سپیشل فورس میں، جناب سپیکر، تین مہینے کے بعد ان کی مدت پوری ہو رہی ہے، اب ظاہر ہے کہ انہوں نے ریسکیو میں بھی حصہ لیا انہوں نے اور بہت سی چیزوں میں جو کہ جان لیوا کہہ سکتے ہیں، جیسا کہ رات کو ریگولر پولیس کی طرح انہوں نے ہر جگہ پر اپنے آپ کو پہنچایا، اپنی جانوں کی شہادتیں بھی دیں، اپنے بچوں کو یتیم بھی بنایا، بیوائیں بھی چھوڑیں لیکن آج ان نو ہزار لوگوں کو کیونکہ وہ پولیس میں، سپیشل پولیس میں سروس کر کے 'اوورایج' ہو چکے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ وہ لوگ جو کہ آپ کے ملک اور آپ کے صوبے کا دفاع کر رہے ہیں، میں آئی جی صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گی، میں سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گی، میں آپ کے اس ہر ایک چینل سے ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ ان لوگوں کو 'اوورایج' ہونے سے پہلے پولیس میں کہیں ضم کر دیا جائے تاکہ وہ لوگ بے روزگار، یہ نو ہزار لوگ جب بے روزگار ہوں گے تو جناب سپیکر صاحب، پولیس کا مورال تھوڑا سا کم ہو جائے گا اور ہم نہیں چاہتے کہ ہماری بہادر پولیس جو ہے اس کا مورال کم ہو، اور میں اس کے ساتھ میڈیا کے لوگوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ میڈیا کے لوگ بھی صبح تک وہاں پر کھڑے رہے، اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور میں ان مالکان کو بھی کہتی ہوں کہ آپ تو رات کو سو چکے ہوتے تھے، آج جب یہ ڈاؤن سائزنگ جو جنگ کے خلاف ہو رہی ہے، آج جو ڈاؤن سائزنگ تمام اداروں میں ہو رہی ہے، یہ ان کے وہی نمائندے ہیں جو راتوں کو اپنی نیندیں حرام کر کے اور میڈیا کو لے کر آپ کے اخبار کی خبر کی زینت بناتے ہیں تو ان کے لئے بھی، ہم چاہتے ہیں کہ ان کو بھی نوکریوں سے نہ نکالا جائے ورنہ ہر گھر کا چولہا ٹھنڈا ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ میں میڈیا کو بھی سلام پیش کرتی ہوں، میں پولیس کو بھی سلام پیش کرتی ہوں، میں ہر آفیسر کو سلام پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے رات اور آج پورا دن جب تک آپریشن کلیئر نہیں ہوا تھا، انہوں نے کام کیا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> میں میڈیا کو اور اپنی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس دن اپنی ڈیوٹی انجام دی، اور عنایت اللہ صاحب کو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ فاتحہ خوانی کریں ہمارے اے ایس آئی کے لئے اور جو ایک جوان زخمی ہے، اس کے لئے بھی دعا کریں جی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں بھی اس سانحے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دعا کریں، پھر اس کے بعد بات بھی کر لیں جی۔ عنایت اللہ صاحب، دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر سانحہ حیات آباد میں شہدائے ایس آئی کے لئے دعائے مغفرت اور زخمی جوان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی گئی)

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس پر دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اجازت ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، محترمہ نگہت اور کزئی صاحبہ نے کل رات حیات آباد کے اندر جو 'ان کاؤنٹر' ہوا ہے، اس کے اوپر بات کی ہے، میں خود حیات آباد کے اندر رہتا ہوں اور میں بارہ ایک بجے تک خود جاگا ہوا تھا اور یہ ساری چیزیں، مسلسل اپ ڈیٹس آرہی تھیں سوشل میڈیا کے اوپر اور نیٹ کے اوپر اور آوازیں بھی ہم سن رہے تھے، میں پولیس کے شہدا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس سے پہلے لاء اینڈ آرڈر پر جو گفتگو ہوئی، اس میں بھی ہم نے کہا تھا کہ اس صوبے کے اندر Militancy اور Violence کے خلاف جس طرح پولیس نے سینہ سپر ہو کر جدوجہد کی ہے، جس طرح قربانیاں دی ہیں، جس طرح شہادتیں دی ہیں اس کی مثال نہیں ملتی ہے، پاکستان آرمڈ فورسز نے بھی اور باقی جو Law enforcement agencies ہیں، ان سب نے مل کر بہت بڑی قربانیاں دی ہیں اور تبھی اس صوبے کے اندر Suicide Bombing تھم گئی ہے اور دہشت گردی کے واقعات میں نمایاں کمی آئی ہے لیکن اس روز بھی میں نے کہا تھا کہ دیکھیں، جب آپ اس قسم کے حالات کے اوپر قابو پالیتے ہیں تو پھر آپ Complexity کا شکار نہیں ہوتے ہیں اور اس قسم کے واقعات دوبارہ سر اٹھاتے ہیں اور یہ ایک طویل جنگ ہے، اس خطے کے اندر جو جنگ اس خطے کے اوپر مسلط کی گئی ہے اور ہم اس کا حصہ بنے ہیں، تو جب تک یہ Overall situation کنٹرول میں نہیں آتی ہے، ظاہر ہے ہمارے اس ملک کے اندر بھی جو Regional Instability ہے، اس کا ہم حصہ بنیں گے، ہمارے اس صوبے کے اندر جو بدامنی رہی، اس کا ایک 'لوکل ڈائمنشن' بھی ہے، اس کا ایک 'نیشنل ڈائمنشن' بھی ہے اور اس کا ایک 'انٹرنیشنل ڈائمنشن' بھی ہے، ظاہر ہے 'لوکل ڈائمنشن'، تو ہم کنٹرول کر سکتے ہیں 'نیشنل ڈائمنشن'، تو ہم کنٹرول کر سکتے ہیں لیکن 'انٹرنیشنل ڈائمنشن' ہمارے کنٹرول کے اندر پھر نہیں رہتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس اسمبلی کے اندر جب میں وزیر بلدیات تھا آپ کے ساتھ اکٹھا اور ہم اس حکومت کے اندر تھے، اس وقت

ایک لاء پاس ہوا تھا اور اس لاء کے اندر جس بھی Rented گھر کے اندر جو بندہ رہتا ہو، اس Rented گھر کو اور اس بندے کو جو اس میں رہتا ہے اس کو نزدیکی پولیس سٹیشن کے پاس رجسٹرڈ کرانا لازمی تھا، یہ بڑی Important بات ہے، جب حکومت بات کرے گی تو اس پر حکومت ریسپانڈ کرے کہ حیات آباد جیسے پوش علاقے کے اندر یہ کیسے ممکن ہوا کہ لوگ ایک گھر کے اندر رہے ہیں، اس کے اندر انہوں نے اسلحہ بھی اندر کیا ہوا ہے اور پانچ چھ گھنٹے پولیس کو اور Law enforcement agencies کو Engage رکھا، یہ بڑا Important سوال ہے لیکن جب ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں، شہداء کے لئے دعا کرتے ہیں، موقع پر جاکر جنہوں نے مقابلہ کیا، ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: کریم خان صاحب، آپ نوٹ کرتے جائیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: لیکن یہ بڑا Important نکتہ ہے کہ حیات آباد جیسے پوش علاقے کے اندر جو لاء موجود ہے، جس لاء کے اندر یہ لازمی ہے کہ آپ ہر گھر کا، ہر گھر کے اندر جو لوگ رہتے ہیں، اس کے Permanant رہنے والے ہیں، ان کا ڈیٹا آپ کے پاس موجود ہوگا، جناب سپیکر صاحب، میں لاہور کا ایک واقعہ آپ کو بتاتا ہوں، میں لاہور کے اندر دو سال پہلے لاہور کے اندر جماعت اسلامی کا جو فلاحی ادارہ ہے 'الخدمت فاؤنڈیشن' اس کے آفس میں میں رکا ہوا تھا اور اس کا ایک بندہ کراچی سے آیا ہوا تھا، کراچی کا وہ صدر ہے اور وہ کراچی کا صدر انہوں نے کسی ہوٹل کے اندر ٹھہرایا اور صبح جب میں آیا تو اس نے مجھے کہا کہ رات کو تو ہمارے اوپر بڑی مصیبت آئی اور تکلیف سے ہم گذرے، میں نے کہا کہ کیسے گذرے؟ اس نے کہا کہ رات تین بجے لوگ آئے اور ہمارے اس کراچی کے صدر کو اٹھا کر لے گئے اور تھانے میں اس کو بند کر دیا اور ہم ان کے پاس چلے گئے کہ ہمارے اس بندے کو آپ نے کیوں اٹھایا ہوا ہے؟ اچھا وہ اس ہوٹل کے اندر چلے گئے تو اس بندے کا جو نام تھا، اسی نام سے پنجاب کے کسی ضلع کے اس بندے کا نام اس کے والد کا نام وہ پنجاب کے ضلع کے اندر بھی تھا اور وہ پنجاب پولیس کو مطلوب تھا اور یہ ہوٹل Connected تھا، پنجاب پولیس کے اس سسٹم کے ساتھ Connected تھا کہ وہاں جو بھی آجاتا ہے، اس کا ڈیٹا وہاں Pass on ہوتا ہے، اگر وہ ان کو مطلوب ہے تو وہ فوری طور پر Raid کرتے ہیں، اس غلط فہمی کی وجہ سے اس بندے کو ریلیز کیا گیا، کیا ایسا ڈیٹا ہمارے ہاں نہیں ہے، کیا ہوٹل کا ایسا ڈیٹا ہم Manage نہیں کر سکتے ہیں کہ ہوٹلز کے ساتھ یہ مینجمنٹ کریں، گھروں کے ساتھ، پرائیویٹ گھروں کے ساتھ یہ مینجمنٹ ہو کہ بھئی اگر آپ گھر دے رہے ہیں تو Strictly اس لاء کو Implement کریں، یہ لاء تین چار پانچ سال پہلے

پاس ہوا ہے، اس لاء کو کیوں، اگر اس لاء کو Effectively implement کیا گیا ہے اور اس گھر کے اندر جو لوگ رہ رہے ہیں، ان کا سارا ڈیٹا اور ریکارڈ موجود ہے تو اس پورے Encounter کے اندر جو شہادتیں ہوئی ہیں اور جو لوگ مارے گئے ہیں، اس پورے واقعے کی تہہ تک پہنچنا بالکل مشکل کام نہیں رہے گا، اس لئے میں تو اس کا مطالبہ کروں گا کہ اگر یہ لوگ اس کے اندر Permanent رہ رہے تھے، اگر عارضی طور پر انہوں نے لیا ہوا تھا تو جو Owner ہے اور جو پراپرٹی ڈیلر ہے، یہ اس سے بڑی آسانی سے یہ سلسلہ معلوم کیا سکتا ہے اور میں یہ ڈیمانڈ کروں گا کہ اس لاء کو Strictly implement کیا جائے، حیات آباد جیسے پوش علاقوں کے اندر ہوٹلوں کے اندر جو لوگ رہتے ہیں، ان کا ڈیٹا باقاعدہ وہ اس کو مانیٹر کیا جائے تب ہی ہم جا کر اس کے اوپر پابندی، اس کے اوپر کنٹرول کر سکیں گے۔ میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں، تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: لائق محمد خان صاحب، لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر صاحب، حیات آباد میں جو سیکورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان مقابلہ ہوا، اس میں ہمارا ایک انتہائی بڑا دلیر افسر، فخر عالم صاحب شہید ہوا، فخر عالم چونکہ میرے ساتھ میرے ضلع تورغر میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قمر عالم، قمر عالم۔

جناب لائق محمد خان: قمر عالم کچھ دن میرے ساتھ تورغر میں اس نے گزارے ہیں، بڑا اچھا، تگڑا افسر تھا، تو کل وہ شہید ہو گیا، اس کو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے تگڑے، بہادر، غیرت مند افسر جو کہ شہادت کے رتبہ کو سمجھتا تھا، کیونکہ آپ نے ٹی وی پر دیکھا کہ سب سے پہلے چھلانگ لگا کر وہ اندر چلا گیا اور اس نے ایک تگڑے طریقے سے، بہادری سے مقابلہ کیا اور اس میں وہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اس کے ساتھ جو سیکورٹی فورسز، آرمی یا پولیس یا ریخبر کا مقابلہ ہوا اور کامیاب ہوئے، ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آئی جی صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ جنہوں نے ساری رات خود نگرانی کر کے اس آپریشن کو کامیاب کیا۔ شکریہ، مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

ارباب جہانداد خان: سر، کورم پورا نہ دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کاؤنٹ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: 34، کورم پورا دے کنه، Continue, continue، کورم پورا ہے، Continue۔

(تالیاں)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب،آپ کا بہت بہت شکریہ، ستا ډیره شکریه، ارباب جهانداد ورور په داسې وخت کښې مطلب دے چې Point out اوکړو چې هغې غلط هم وو، پکار نه وه۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: کورم ئے مات کړو، قصداً ئے مات کړو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ځکه چې دلته کوم ایشو وه نو هغې د بیګانئ واقعې باره کښې وه او ډیر افسوس خبره ده چې سپیکر صاحب، کله به زمونږ په دې خاوره امن راځی؟ لس کاله اوشو چې وینې توئیږی او حل ئے نه راوځی، پرون هم دغسې د هزارې چې کوم کمیونټی باندې Suicide شوے وو، په هغې باندې په دې اسمبلی کښې ډسکشن اوشو، په هغې باندې قرارداد راوستے شو، نن مطلب دے چې بیګاه کومه واقعه شوی ده، زما ورونړوپه هغې باندې خبرې اوکړې، آخر سوال دا پیدا کیږی، زمونږ هغې انټیلیجنس چرته لاړو، زمونږ هغه کوم انفارمیشن چرته لاړل چې داسې خلق راځی دهشت ګرد، هغوی بیا پوش ایریا کښې بنګله اخلی او په هغې کښې اوسیږی او زمونږ افسران، زمونږ واک داران هغوی نه ناخبر وی، نو دا ډیره زیاته افسوس خبره ده، تر کومې پورې به دا کیږی اوبیا چې څومره دشپې هغه اوشو آپریشن او په هغې کینې زمونږ چې ایس آئی شهید شو، پکښې نور مطلب دے، نو آخر د دې یو حل راوستل پکار دی۔ یو طرف ته زمونږه د فوج ځوانان شهیدان کیږی، بل طرف ته زمونږ د پولیس ځوانان شهیدان کیږی او زمونږ عوام شهیدان کیږی او زمونږه سیاسی ورکران شهیدان کیږی او مونږ جنازې اوچتوؤ، پکار دا دے چې په دې Page باندې مونږټول یو ځائے شو او مونږ هغې ایجنسو ادارو سره کښینو چې آخر هغې کینې څه کمی ده چې دا بلا مطلب دے نه ختمیږی دې ملک نه، نو ما ته ډیر زیات افسوس دے او پکښې مطلب دے چې دا څیز په مونږ باندې هم تیر شوے دے خو بهرحال کومه واقعه اوشوه، هغه مونږه Condemn کوؤ، ډیر زیاتے اوشو،

ایجنسو له پکار دے چې هغوی Vigilance وی، هغه دې نه مخکښې زمونږ د هائی کورټ جج صاحب غریب باندې حمله اوشوه، هغه پکښې زخمی پروت دے، دې نه مخکښې د پولیس یو لوئے افسر ایډیشنل آئی جی پی پکښې شهید شو، دغسې پکښې نور، تر کومې پورې به مونږ دا کوؤ، پکار دا ده چې دا ټول واک داران کښینی او په دې باندې مطلب دے چې پورا بیا خپل دغه کښې حل راوباسی۔ ورسره ورسره یو بله خبره کومه، زمونږه دلته پیرا میډیکس ملازمین یو لوئے احتجاج د سحر راهسې روان دے او ډیر زیات ملازمین راغونډ شوی دی، په باران کښې-----

جناب قائم مقام سپیکر: خوشدل خان، جی په هغې باندې کال اټینشن نوټس جمع شوے دے، په هغې به ډیټیل سره بیا خبرې کیږی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ما وئیل چې داسې اوکړو چې یره یو دوه تنان هغوی د پاره جوړ کړئ او څه په-----

جناب قائم مقام سپیکر: په هغې باندې کال اټینشن نوټس جمع شوے دے، هم دې باره کښې دے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ښه څه ټهیک شوه، ډیره مهربانی، بس زه-----

جناب قائم مقام سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

سردار اورنگزیب: ادھر نظر نہیں پڑتی آپ کی ہماری سائیڈ پہ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جس نے پہلے ہاتھ اٹھایا ہو اس کی باری پہلے آئے گی، جس نے بعد میں اٹھایا ہو اس کی باری بعد میں آئے گی۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر۔ شکریه سپیکرصاحب، نګهت بی بی شکریه هم ادا کوم چې دا پوائنټ هم Raise کړو او زه به خصوصاً د حکومتی ممبرانو ته ډیر زیات ریکویسټ کوم، پرون هم جناب سپیکر، ډیره اهمه مسئله باندې خبره شروع شوه او بیا ما پرون هم دا خبره کړې وه چې دا د هر ممبر Right دے چې د رولز مطابق هغې Point out کولے شی خو کم از کم مونږ دلته د دې ټولې صوبې نمائندګی کوؤ او پرون هم ما دا خبره کړې وه چې بیا د یو نمائنده په حیثیت باندې د سنجیدګئ اندازه کیدے شی چې مونږ څومره سنجیده یو؟ جناب

سپیکر، دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده چې که دې حکومتی ممبرانو ته اول خو پکار دا وه چې نن راغلی وے او یو ذمه دار منسټر، سینئر منسټر او باره چوده ګهنټې آپریشن اوشو، چې د دې هاؤس په ذریعه باندې ئے ټوله صوبه خبره کړې وه چې د دې مسئلے نوعیت څه دے، دا څه مسئله وه؟ هغې هم چې مونږ بینچونه ګورو نو هغې خالی پراته دی او بیا چې کوم ممبران زمونږ ملګری راغلی دی، هغوی هم کوشش دا کوی چې دا کوشش چې د حکومت د طرف نه اوشو خو غرض ئے دا وو چې په دې مسئله هډو بحث مه کوئ، نو د دې مطلب دا دے چې د دې حکومت په نظر کښې دا مسئله هډو څه مسئله نه ده، حالانکه د هرې پارټۍ دلته خو پارلیمانی اصول دی جناب سپیکر، که حکومتی پارټی ده، د هغوې به هم څوک پارلیمانی لیډر وی او پکار دا ده چې دا ډسپلن هغوی ته ګائیډ کړی، ګائیډنس د دوئ اوکړی د هرې پارټۍ پارلیمانی لیډر وی او دا وی هم د دې د پاره په پارلیمانی سیاست کښې په اصول کښې چې هغوی خپله پارلیمانی پارټی ګائیډ کړی، نو جناب سپیکر، زه ډیر په افسوس سره دا خبره کومه او دا توقع هم کومه چې که دا اجلاس مونږ رابللے دے او که تاسو ته دا ټاسک ملاؤ شوے وی چې خا مخا کورم مه برابر وئی یا چې کورم برابرېږی پوائنټ آؤټ کوئ نو زما دا خیال دے چې دا قامی ایشوز دی او په دې باندې خبره کول چې دے د ټولو ذمه داری ده جناب سپیکر۔ خوشدل خان هم خبره اوکړه، عنایت الله خان هم خبره اوکړه او لائق محمد خان هم خبره اوکړه جناب سپیکر، سیکورټی بلټ تحفظ چې دے په بارډر باندې چې ذمه داری ده نو چې مونږ ګورو دهغوی لاجسټک سپورټ هم برابر دے، هغوی ته هر سهولت چې دے او هر ضرورت چې دے دا هغوی ته برابر دے، هیڅ کمے نشته، دبجټ کمے نشته، لاجسټک سپورټ کمے نشته، مین پاور کمے نشته، ټریننګز کمے نشته هر څیز ورته برابر دے خو جناب سپیکر، چې کومه انټرنل سیکورټی ده، مونږ بیا بیا پولیس ته او خپل ټول سیکورټی فوسز ته خراج تحسین هم پیش کوؤ، خراج عقیدت هم پیش کوؤ خو چې بیا د پولیس Requirements ته ګورو جناب سپیکر، نو لاجسټک سپورټ نشته جناب سپیکر، Mobility هغوی ته هغسې نشته چې کوم سهولتونه یا کوم ضرورتونه پکار دی هغه ورته نشته، که مونږ دې ته اوګورو چې زما پولیسنګ

چې دے دا به Militancy څنګه Combat کوئ نو دهغوی Capacity په هغې شکل باندې دا د دې د پاره نه ده چې هغه د Militancy combat کړی جناب سپیکر، لهذا مونږ غوښتل چې دلته د سینیئر منسټر نن ناست وے او دا فوکس کول پکار دی جناب سپیکر، صحیح ده مونږ یو پولیس ایکټ راوستو، په کوم شکل باندې چې پولیس بااختیاره کول پکار وو It's okay، خو چې کوم ضرورتونه دی تاسو اوګورئ دهغوی Mobility ته، تاسو دهغوی Capacity ته اوګورئ، هغوی ته ټریننګز پکار دی جناب سپیکر، دا چې کوم حالاتو سره Internally مونږ مخ یو هغسې شکل باندې Capacity جناب سپیکر، د پولیس نشته او وجه دا وی چې کوم آپریشن کیږی د Militancy خلاف چې کوم هم ظاهره خبره ده آپریشن کیږی، په هغې کښې زمونږ ډیر قیمتي قیمتي افسران او قیمتي قیمتي ځوانان د خپل ژوند نه جناب سپیکر، لاس وینځی، زه به دعا هم کوم چې دا حکومت د خدائے سنجیده کړی، مونږ ورسره یو، څنګه چې نګهت بی بی او وئیل زمونږ به زر اختلاف وی حکومت سره خو بعضې ایشوز داسې دی چې په هغې کښې مونږ حکومت سره په یو صف کښې ولاړ یو، داسې هر ګز نه ده چې ګنی په دې مسئله به مونږهغه Criticism صرف د دې د پاره کوؤ چې هغه به تنقید برائے تنقید وی، داسې هرګز نه ده جناب سپیکر، دا وطن چې دے، دا خاوره چې ده، د دهشت ګردئ ښکار ده جناب سپیکر، عنایت الله خان خبره اوکړه، زه نن بیا تپوس کوم، ما پرون هم دا تپوس کړے وو چې زما انټلیجنس کمزورے دے، زما سرویلینس کمزورے دے، دلته په حیات آباد کښې په جج باندې حمله کیږی نو دا د آسمان نه راځی؟ دا خو په دې زمکه باندې پراته دی کنه، نو زما انټلیجنس ولې دومره کمزورے دے؟ دا ډیره بنیادی خبره ده، په ترقیافته مهذبه دنیا کښې ټول فوکس چې دے هغې په انټلیجنس دے، هغې په سرویلینس دے جناب سپیکر، دلته بدقسمتی دا ده چې مونږ پوهیږو، زه هرګز انکار نه کوم چې مونږ نه پوهیږو، مونږ پوهیږو خو ما پرون هم دا خبره کړې وه چې زمونږ کوم انټلیجنس دے دهغوی فوکس دا نه دے، دهغوی ټارګټ دا نه دے چې ګنی Militancy د معلومه شی او دهغې د حل راوځی، هغوی په نورو نورو قصو کښې اخته دی، حکومتونه جوړ وه، حکومتونه روانه، څوک د کرسئ

نه راکوز وه، څوک کرسئ ته خیژوه، څوک یروه، چاله دهمکی ورکوه،څوک دیښو نه راښکا، د چا تذلیل کوه، څوک جیل ته ور اچوه۔ لهذا مونږه ورته د دے اولس په خاطر د دے خاورے په خاطر او دا چې کومه بدامنی په دے خاوره کښې جوړه ده د هغې دخاطره مونږهغې خلقو ته ریکویسټ کوؤ چې په دے باندې فوکس کړی جناب سپیکر، زه دا هم ستاسو په نوټس کښې راولمه، د بهته خورئ Ratio چې ده جناب سپیکر، تاسو پخپله به پیښور کښې پاتے کیږئ، د دے ځائے یئ، د دې ځائے نه منتخب یئ جناب سپیکر، ستاسو عوامو سره هم رابطه ده، ستاسو هرې طبقې سره رابطه ده، بهته خوری Ratio کښې ډیره زیاته اضافه شوې ده جناب سپیکر، پکار دا ده چې په دې باندې ډیر زیات فوکس شی او چونکه ګوره ګرانه هغه وی چې په هغې څیزونو باندې دخلقو اختلاف وی، یوه شعبه داسې نه ده چې په دې باندې حکومت سره څوک اختلاف لری خو په دې بیا افسوس کومه، پکار دا وه چې په پیښور غوندے، حیات آباد غوندے ښار کښې دومره لوئیه سانحه کیږی، دومره لوئیه، پکار دا وو چې نن دلته وزیر اعلیٰ ناست وے او هغوی د دې هاؤس په ذریعه باندې او که وزیر اعلیٰ صاحب مصروف وے چې سینیئر وزیران ناست وے او د دې هاؤس په ذریعه باندې دا ټول اولس چې دے، دا ټوله صوبه ئے خبره کړے وے نو دا به ډیره زیاته ښه وه۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> بابک صاحب، ټول ملګری په دې باندې خبرې کول غواړی نو که تاسو ټول په دې باندې خبره کول غواړئ نو بیا به ایجنډا نن دغه کوؤ Suspend کړو، هم دې باندې به بیا ټول خبرې اوکړئ جی، آؤ جی، خبرې ټولے تقریباً، خبرې تقریباً ټولو په دې باندې اوکړئ جی، ځکه چې هر یو ملګرے لاس اوچتوئ چې زه په دې خبرې کول غواړم نو بیا مطلب دا دے که دوه دوه منټه خبرې پرې کول غواړئ دوه دوه منټه احمد کنډی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ، سپیکر صاحب۔

کیسے کیسے زخم لگے ہیں دہشت گردی کے ہاتھوں سے،
کیسے کیسے زخم لگے ہیں دہشت گردی کے ہاتھوں سے
کب جاکر یہ خون دھلے گا اپنے بیٹوں کے ماتھوں سے
اور محنت کش نے جس جنت کا دیکھا تھا ایک سندر سپنا

اور محنت کش نے جس جنت کا دیکھا تھا ایک سندر سپنا

کیا وہ خواب بنے گا آخر مستقبل اس حال میں اپنا

جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں اپنی خیبر پختونخوا کی پولیس کو، اپنی فوج کے ان بہادر سپاہیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے کل کے آپریشن میں اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اس ریاست کے شہریوں کو بچانے کی بھرپور کوشش کی ہے، جناب سپیکر، ہم اس خوش قسمت ملک کے شہری ہیں جس ملک کے ہر طبقے نے چاہے وہ سیاستدان تھے، چاہے وہ پولیس والے تھے، چاہے وہ فوج والے تھے، چاہے وہ پولیو کے ورکرز تھے، چاہے وہ وکلاء تھے، چاہے وہ ڈاکٹر تھے، جناب سپیکر، اس دہشت گردی کے خلاف جنگ میں انہوں نے جانوں کی قربانیاں دیں اور نہ صرف ان لوگوں نے قربانیاں دیں جناب سپیکر، اس طبقے نے بھی قربانی دی جس کی تاریخ میں جناب سپیکر، اگر تاریخ میں آپ جنگوں کا ریکارڈ نکال لیں تو اس میں مستورات کو اور بچوں کو ماورا کیا جاتا ہے لیکن میری اس جنگ میں سکول کے ان بچوں نے بھی خون کے نذرانے دیئے جو کہ ان کے اوپر فرض نہیں تھے لیکن اس کے باوجود جناب سپیکر، پچھلی نشست میں بھی، میں نے امن وامان کے اوپر جب کہا کہ بھئی اس کی تشخیص بہت ضروری ہے، ہم کب تک یہ روایتی باتیں کرتے رہیں گے ؟ ایک شخص اٹھے گا، اجتماعی دعا کرے گا، ایک شخص اٹھے گا، وہ پولیس کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرے گا، ہم تشخیص کیوں نہیں کرتے ؟ جناب سپیکر، یہ جنگیں کس نے مسلط کیں، میرے امن کو، میری سلامتی کو، میری شانتی کو کس نے لوٹا؟ میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا جناب سپیکر، جب تک ان فوجی آمروں کا، کیونکہ یہ بات پریس نہیں چھاپے گی، یہ بیچارے جن کی تنخواہیں حذف ہو رہی ہیں، اس آمرانہ دور میں ان بیچاروں کی تنخواہیں حذف ہو رہی ہیں، یہ نہیں چھاپیں گے یہ باتیں، فوجی آمریتوں نے میرے امن و سلامتی کا خون کیا، جو آج لوگ چیخ رہے ہیں، چاہے وہ ہزارہ برداری ہے، چاہے وہ قبائلی اضلاع کے لوگ ہیں، چاہے وہ میری ڈی آئی خان کی شیعہ کمیونٹی ہے، جناب سپیکر، جب تک ان کا احتساب نہیں ہوگا تب تک یہ رونا روتے رہیں گے ہم، یہ چیزیں جتنی بھی ہیں یہ ساری رسمی باتیں کرتے رہیں گے، کبھی آپ کا بھائی شہید ہوگا، کبھی میرا بیٹا شہید ہوگا، کبھی میں آپ کے جنازے پہ آؤں گا، کبھی آپ میرے جنازے پہ آئیں گے اور آج بھی اس ایوان میں ان شہیدوں کے وارث موجود ہیں جنہوں نے اس جنگ میں قربانیاں دی ہیں، چاہے وہ ایوان کے اس طرف ہیں چاہے وہ ایوان کے اس طرف موجود ہیں، جناب سپیکر، اس کا حل کیا ہے ؟ اس کا حل یہی ہے، ابھی Recently چیف جسٹس صاحب نے بڑی تاریخی بات کی ہے، آصف

سعید کھوسہ صاحب نے، انہوں نے کہا تھا کہ جمہوری قوتوں نے، جمہوری ملکوں نے ڈکٹیٹروں کی لاشوں کو پھانسیاں دی ہیں، انہوں نے باقاعدہ Examples دی ہیں اور انہوں نے کہا تھا تب جا کر جمہوریتیں مضبوط ہوئی ہیں اور ہمارا حال آپ دیکھ لیں کہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ کس طرح کا سلوک ہو رہا ہے، یا ڈکٹیٹرز کس طرح اپنی مرضیاں مسلط کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، جب تک ان کا احتساب نہیں ہو گا، اس میں قصور ہماری سیاسی جماعتوں کا بھی ہے، وہ چاہے اس طرف بیٹھی ہیں، چاہے اس طرف بیٹھی ہیں، 2017 میں ایک National Accountability Commission آیا تھا، جس میں سیاسی جماعتوں نے سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا اور اس میں کہا گیا تھا پبلک آفس ہولڈر جو بھی ہو گا، Across the board of the party line اس کا احتساب ہونا چاہیئے، کوئی مقدس گائے نہیں ہو گی، چاہے وہ سیاستدان ہے، چاہے وہ فوجی جنرل ہے، چاہے وہ جج ہے، جب تک پبلک آفس ہولڈر کا احتساب نہیں ہو گا ہم یہ رونا روتے رہیں گے، یہ اجتماعی دعائیں کرتے رہیں گے، یہ رسمی باتیں کرتے رہیں گے اور اس میں میں قصوروار ٹھہراتا ہوں تمام ان سیاسی جماعتوں کو، بشمول اپنے ان سیاسی ورکروں کو جو جماعت میں وہ تحریک پیدا نہیں کر سکے، جو ہمیں پیدا کرنا چاہیئے تھی تاکہ جب تک ان کی Accountability نہیں ہو گی، جب تک یہ Answerable نہیں ہوں گے جناب سپیکر، یہ کھیل چالیس سال سے کھیلا جا رہا ہے، یہ آج کے دن سے نہیں ہے جناب سپیکر، اور اس کے لئے منظم طریقے سے سیاستدانوں کو سوچنا پڑے گا، پولیٹیکل ورکروں کو سوچنا پڑے گا، بیٹھنا پڑے گا، Above the party line, across the board کرنا پڑے گا، اور میری تجویز یہی ہے، ہم یہ دعائیں کرتے رہیں گے، یہ رسمی باتیں کرتے رہیں گے، پریس والے یہ باتیں نہیں چھاپیں گے۔ اور آخر میں میری یہی تجویز ہے کہ جب تک ان فوجی آمروں کا احتساب نہیں ہو گا جنہوں نے جنگیں مسلط کی ہیں لسانیت کی بنیاد پہ، فرقہ واریت کی بنیاد پہ، دہشت گردی کی بنیاد پہ، انتہاپسندی کی بنیاد پہ، تب تک یہ رونا ہم روتے رہیں گے، شکریہ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ابھی ایجنڈے پہ آتے ہیں، چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب عزیز اللہ خان، ایم پی اے، 16 اپریل؛ جناب حاجی انور حیات خان صاحب ایم پی اے، 16 اپریل؛ منور خان ایڈووکیٹ صاحب، ایم پی اے 16 اپریل؛ مسماۃ سمیہ بی بی، ایم پی اے 16 اپریل؛ آغاز اکرم گنڈاپور صاحب، ایم پی اے 16

اپریل؛ فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے 16 اپریل؛ ارشد ایوب صاحب، ایم پی اے ایم پی اے، 16 اپریل۔ منظور ہیں آپ کو۔

اراکین: منظور ہیں۔

Mr. Acting Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کال اٹینشن نوٹسز ہیں: Mr. Waqar Ahmad Khan Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 239.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ موجودہ حکومت سوات میں ڈی ایچ کیو ہسپتال کی حیثیت کو ختم کر کے اسے ٹیچنگ ہسپتال میں ضم کرنا چاہتی ہے جو کہ سوات کے عوام کے ساتھ ظلم اور سراسر ناانصافی ہے۔ لہذا حکومت اس مسئلے کو احسن طریقے سے حل کر کے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی حیثیت کو بحال کرے اور تقریباً 23 لاکھ آبادی والے ضلع کے عوام کی محرومی کو دور کرے۔

جناب سپیکر صاحب، په 1998 کښې سیدو ټیچنګ هسپتال جوړ شوے دے، بیا په 2006 کښې د ایم ایم اے په حکومت کښې د باره سو بسترو ټیچنګ هسپتال منظوری شوی ده خو دې سره زمونږه د ډی ایچ کیو هسپتال حیثیت چې دے هغه بالکل ختم شوے دے، په دیکښې بار بار زمونږه په دور حکومت کښې امیر حیدر خان هوتی صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب هم ډائریکټیوز ایشو کړی وو او د دې د حیثیت د بحالو دپاره، خو په هغې باندې هم عمل درآمد نه دے شوے۔ په دیکښې وجه دا ده جی چې ټیچنګ هسپتال چې دے ټیچنګ عمله چې ده، هغه غواړی چې سټوډنټس له او ټیچنګ سټاف له خبره او فوقیت ورکړے شی او ډی ایچ کیو هسپتال چې دے هغه عوامی هسپتال دے، د مریضانو هسپتال دے، هغه نه غواړی چې یره دا دواړه یو ځائے شی او دا چې دے دا ډی ایچ کیو جدا شی او دا جدا شی ځکه چې هلته کښې چې کوم ټیچنګ سټاف دے، کوم سپیشلیټ پروفیسران چې دی، د هغوی په هغه پریکټس باندې بیا اثر غورځیږی۔ زما دا خواست دے ستاسو په توسط باندې دا خبره د حکومت ته چې مهربانی دې اوکړی زمونږه په سوات کښې ډی ایچ کیو هسپتال په دے ضروری دے چې دا د

هغې نه هم خلاف ورزی ده جی چې ډی ایچ کیو هسپتال دا خبره په آئین کښې دا ده چې هر ضلع کښې وی خو هلته کښې میډیکل بورډ نه شی کیدے ، غیر قانونی هغه خبره په ټیچنګ کښې کیږی او د ډی ایچ کیو هسپتال حیثیت نشته، نو زما خواست دے چې زمونږه ډی ایچ کیو هسپتال حیثیت دې برقرار شی او فوری طور دې داسې اقدام اوشی چې ډی ایچ کیو هسپتال په خپل ځائے وی او ټیچنګ هسپتال دې په خپل ځائے وی۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir, just a relevant thing, can there be someone who could answer me?

جناب قائم مقام سپیکر: اسی کے ساتھ Related ہے؟

جناب صلاح الدین: بالکل جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی صلاح الدین صاحب، جناب صلاح الدین صاحب، صلاح الدین صاحب کا مائیک آن کریں۔

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir. Well, my point regarding the health services, it's also a very relevant one. I have the same issue, it's quite pertinent one, it's not the same, but it is pertinent one. In my constituency PK-71, we have at Matani category D hospital and as I was looking at my note, there are serious allegations of corruption, mismanagement and inefficiency in that hospital. I have my own separate call attention notice with 28 employees in single hospital, category D hospital, single, and I want the attention of the House please that it's a single hospital, twenty eight ghosts employees are there.in. I as I had a separate call attention regarding that, but I want that Minister, as I can see, some of them, they are present; at least I could be given some assurety that some sort of action would be taken in that regard as well.

Mr. Acting Speaker: Did you give a call attention notice?

Mr. Salahuddin: Yeah, I had done that.

Mr. Acting Speaker: Then you can talk on that.

Mr. Salahudin: But at the moment, I think, it will be convenient.

Mr. Acting Speaker: When it is in the House then you can talk on that.

Mr. Salahuddin: Yeah, I think, it will be convenient just a Minister, some how just to have look into the matter.

Mr. Acting Speaker: When it is in the House then they will respond you.
Mr. Salahuddin: Thank you.
Mr. Acting Speaker: Minister concerned.

جناب محمد عاطف (سینئیر وزیر کھیل وثقافت): شکریہ سپیکر صاحب۔اس میں جو جواب دیا گیا ہے،ان کو یہی اعتراض ہے اور اس میں کلیئر کٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہے کہ موجودہ تدریسی ہسپتال کے مکمل اور چالو ہونے کے بعد ہسپتال کے مرکزی حصے سنٹرل ونگ کو ڈی ایچ کیو میں تبدیل کیا جائے گا، نو زما په خیال هغه خو کلیئر خبره ده نو په دیکښې خو بیا که څه Further ستاسو خبره وی نو هغه راته اوکړئی هغه به هیلتھ منسټر سره اوکړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، نه نه جی، دوئ چې وائی چې کله مکمل شی نو یو فیز چې دے تقریباً دا نور لس کاله اوشو، په دې مکمل نه شو او ډی ایچ کیو هسپتال معطل دے، نو چې آیا دا خبره زمونږه منسټر صاحب به دا Assurety راکړی چې په راتلونکی دوه کاله کښې درې کاله کښې به دا بل فیز مکمل شی او ډی ایچ کیو هسپتال به جوړ شی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عاطف خان صاحب۔

سینئیر وزیر: ٹھیک شوه جی، هغه به زه هیلتھ منسټر سره دغه اوکړمه چې څومره زر تر زره کیدے شی، خبره ستاسو ٹھیک ده، هغه به ان شاء اللہ تعالیٰ زه به ورسره خبره اوکړم، که فرض کړه نه شی کیدے بیا د هغې Alternate چې څه دغه کیدے شی، طریقه کار کیدے شی هغه به ورسره ډسکس کړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

Ms. Rehana Ismail Sahiba, to please move her call attention notice No. 271.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ اوقاف اور حج کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ مسجد اللہ کا گھر اور قومی مذہبی اثاثہ تصور کیا جاتا ہے اور جب اسے تاریخی مرتبہ اور مقام بھی حاصل ہو تو اس سے لگاؤ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ 'مسجد مہابت خان' جس کی تاریخ سنہری حروف سے لکھی گئی ہے، جہاں جا کر نہ صرف فرض نمازوں کی ادائیگی کی جاتی ہے بلکہ آزادی کے

متوالوں کی قربانی کی تاریخ کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے مگر حالیہ واقعات جب تاریخی ورثے کو محفوظ بنانے کا فیصلہ کیا گیا اور اس کی اطراف میں کھدائی اور تعمیرات پر پابندی لگا کر دکانیں خالی کرائی گئیں تو اگلے ہی روز یہ فیصلہ سیاسی دباؤ کی نذر ہو گیا اور آج پھر اس مسجد کی بنیادوں کو کھوکلا کرنے کی اجازت مل گئی ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ اسے فوری طور پر روکا جائے اور اس تاریخی مذہبی عبادت گاہ کو محفوظ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! مسجد مہابت خان کے ساتھ جو سائڈ میں دکانیں ہیں وہ حکومت کی ہیں، وہ کسی کی ذاتی دکانیں نہیں ہیں اور آثار قدیمہ نے جب اس کو Seal کرنے کا فیصلہ کیا تو ایسی کیا وجہ ہوئی کہ اگلے ہی دن اس کو دوبارہ کھول لیا گیا؟ مسجد کو محفوظ بنانے کے لئے اس کا فیصلہ کیا گیا تھا کہ سائیڈ کی دکانیں Sale کرائی گئی تھیں، یہ دوبارہ کھول دی گئی ہیں، میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف چاہتی ہوں کہ مسجد اہم ترین مسجد ہے اور اس کی حفاظت کو اولین ترجیح دی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned.

جناب محمد عاطف (سینئیر وزیر کھیل وثقافت): یہ آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ میرے پاس ہے، اور یہ باتیں ان کی بالکل ٹھیک ہیں کہ جو بھی اس طرح کی Historical جگہیں ہوتی ہیں ان کو Safe کیا جاتا ہے، ان کو ہم مزید بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ سیاسی پریشر جو بھی آپ بتا رہی ہیں، میں آج ہی ان شاء اللہ آرکیالوجی، بدقسمتی سے وہ ہمارے ڈائریکٹر صاحب ہیں نہیں، ان کو نیب نے پکڑا ہوا تھا تو اس وجہ سے زیادہ ڈیٹیل کا مجھے پتہ نہیں چلا تھا لیکن میں پتہ کر لوں گا، آپ مطمئن رہیں، اس پہ کوئی سیاسی پریشر نہیں آئے گا، اگر سیاسی پریشر آئے گا تو میرے اوپر آئے گا تو مجھے کوئی پروا نہیں ہے وہ اگر ٹھیک طریقے سے کام جو کرنا ہو گا وہ ان شاء اللہ کریں گے، کوئی سیاسی پریشر میں آکے ایسا فیصلہ نہیں کریں گے جس سے مسجد کو نقصان پہنچے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو Satisfied یئی ؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، آپ نے سیاسی فیصلہ کے بارے میں پوچھا تو یہ نیوز پیپر میں بھی ہے، یہ نیوز آئی تھی کہ شوکت یوسفزئی صاحب Involved تھے اور انہوں نے یہ دکانیں دوبارہ کھلوائی ہیں، اب تفصیل جان لیں جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عاطف خان صاحب۔

سینئیر وزیر کھیل وثقافت: آپ کو میں دوبارہ Assure کراتا ہوں کہ کوئی سیاسی پریشر کی وجہ نہیں ہوگی، اگر کوئی چیز ٹیکنیکلی ہوتی ہے تو وہ اور وجہ ہے، کسی سیاسی پریشر میں آکر کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کو بدلا جائے گا، یہ میں Assure کرادیتا ہوں، ان شاء اللہ۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خیراتی ادارے مجریہ 2019 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 6, honourable Senior Minister for Sports, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Charities Bill, 2019, in the House. Honorable Minister.

Mr. Muhammad Atif (Senior Minister for Sports and Culture): Thank you. Mr. Speake, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Development Commission…..

یہ کون سا، آپ نے یہ والا پیش کرنا ہے یا چیریٹی والا؟

جناب قائم مقام سپیکر: چیر ٹیز والا۔

سینئیر وزیر کھیل وثقافت: اچھا، چیر ٹیز والا کر لیتے ہیں،

I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Charities Bill, 2019, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا یوتھ ڈیویلپمنٹ کمیشن مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No.7 and 8: Honourable Minister for Sports, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Youth Development Commission Bill, 2019 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Sports, please.

Senior Minister for Sports and Culture: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Development Commission Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Development Commission Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 10 of the Bill, therefore, the question before the

House is that Clauses 1 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 10 may stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا یوتھ ڈویلپمنٹ کمیشن مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Passage stage: Honorable Senior Minister for Sports, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Development Commission Bill, 2019 may be passed.

Minister for Sports and Culture: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Development Commission Bill, 2019 may be passed.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Youth Development Commission Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام میں صوبہ خیبر پختونخوا کے حصہ پر بحث

Mr. Acting Speaker: Item No. 9, please start discussion on share of Khyber Pakhtunkhwa province in the Public Sector Development Program (PSDP).

جناب قائم مقام سپیکر: دا اوس ما اناؤنس کړو جی، (مداخلت) دې نه پس به خبرې او کړئ جی۔ ښوک خبره کوی جی، عنایت اللہ صاحب، عنا یت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ Public Sector Development Program، فیڈرل گورنمنٹ کے اندر جواے ڈی پی بنتی ہے، اس کو وہ Public Sector Development Program ہم اس صوبے کے اندر اس کو Annual Development Program کہتے ہیں اور وہ اس کو Public Sector Development Program کہتے ہیں اور اس میں ہمارا As per NFC award اس ڈویلپمنٹ بجٹ کے اندر ہمارا 14.62 پرسنٹ شئیر بنتا ہے، بلوچستان کا شیئر 9.909 بنتا ہے، پنجاب کا 51.74 پرسنٹ شیئر بنتا ہے اور سندھ کا 24.55 پرسنٹ بنتا ہے اور ظاہر ہے اب جب فاٹا مرجڈ ہوگیا ہے خیبر پختونخوا کے اندر اور نیا این

ایف سی ایوارڈ تشکیل دیا جائے گا، وہ جو این ایف سی ایوارڈ کے اندر ہمارے Federal Divisible Pool کے اندر جو ٹیکسز ہیں اس کے اندر حصہ بنے گا، اسی حساب سے ہم پی ایس ڈی پی کے اندر بھی اپنے شئیر کو Claim کریں گے۔ یہ ایجنڈا پوائنٹ ہم نے اس لئے رکھ دیا ہے کہ Historically اس میں صوبے کو اپنا شیئر نہیں ملتا ہے اور پھر اگر صوبے کا شیئر Reflect ہوتا ہے، پی ایس ڈی پی کے اندر ہمیں اتنے پراجیکٹ مل جاتے ہیں پھر ہمیں ریلیز نہیں ہوتے ہیں پھر ایلوکیشن نہیں ہوتی ہے، اس لئے میں نے جناب سپیکر صاحب، کوشش کی ہے کہ 14-2013 سے لے کر 18-2017 تک کے جو فگرز ہیں، وہ میں ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، 14-2013 کے اندر جو کے پی کے کے حصے میں ایلوکیشن تھی وہ پچاسی ارب تھی اور ریلیز چھیالیس ارب ہو گئی ہے، اس لئے یہ 54 پرسنٹ بنتی ہے، 15-2014 میں 72 ارب روپے ہمارے پراجیکٹس کے لئے Against allocation Allocate ہوئے تھے، 52 بلین ریلیز ہوئے ہیں، یہ 72 پرسنٹ ریلیز بنتی ہے، یہ سب سے زیادہ ہے، 15-2014 کی سب سے زیادہ پرسنٹیج ہے، 16-2015 کے اندر 159 بلین روپے رکھے گئے تھے، ہمارے صوبے کے لئے اس میں 62 بلین جو ہیں وہ ریلیز ہوئے ہیں، یہ 39 پرسنٹ بنتا ہے، Against allocation release، 17-2016 کے اندر 186 ارب روپے رکھے گئے تھے اور ساٹھ ارب روپے ریلیز ہوئے ہیں، یہ 32 پرسنٹ یہ پرسنٹیج بنتی ہے، Against allocation ریلیزز جو ہیں یہ 32 پرسنٹ Against allocation بنتی ہیں، 18-2017 میں 238 ارب روپے رکھے گئے ہیں اور اس میں اکتالیس ارب روپے ریلیز ہوئے ہیں اور یہ 17 پرسنٹ بنتے ہیں، جو Grand total ہے، ان سب کی 35 پرسنٹ بنتی ہیں، یعنی ہمیں جو پیسے Promise کئے جاتے ہیں ان میں سے سو میں سے پینتیس ہمیں ریلیز ہوتے ہیں، پچھتر ریلیز نہیں ہوتے ہیں، یہ فگرز میرے پاس 18-2017 کے Available ہیں اور جو End والا Year ہے، اس میں تو ہماری پرسنٹیج بہت نیچے گری ہے، یعنی سترہ پرسنٹ پہ ہم آ گئے ہیں، سو میں سے سترہ روپے ہمیں ریلیز ہو گئے ہیں، باقی ہمیں ریلیز نہیں ہوئے ہیں۔ ویسے اس وقت تو پی ایس ڈی پی کی سائز بھی بہت بڑی تھی، یعنی اس وقت جو پی ایس ڈی پی کی سائز ہے وہ دو ہزار 113 ارب روپے ہے جبکہ اس وقت جو پی ایس ڈی پی کی سائز ہے وہ ہے 675 بلین، یعنی 2113 بلین سے ہماری پی ایس ڈی پی کی سائز کم ہو گئی ہے، یہ فگرز میں نے Net سے لئے ہیں، یہ 2113 بلین کے فگرز میں نے Net سے لئے ہوئے ہیں، یہ فگر جو ہے میرے پاس Latest available ہے، اس میں 675

بلین جو ہے یہ Overall PSDP ہے، ہمارا شیئر اس میں 192 بلین بنتا ہے، ہمارے پرانے جو Total number of projects ہیں وہ 121 ہیں، 106 ongoing projects ہیں اور پندرہ اس میں نئے پراجیکٹس Add ہوئے ہیں، میں حکومت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ مجھے بتائے کہ ایک جو یہ پی ایس ڈی پی کی یہ سائز کم ہوتی جارہی ہے، اگلے سال کے لئے Forecast یہ ہے کہ پی ایس ڈی پی کی سائز مزید کم ہو جائے گی، اس لئے کم ہو جائے گی کہ فیڈرل گورنمنٹ پہ پریشر ہے اور اس وقت ان کی جو Revenue collection ہے وہ بہت زیادہ Low ہے اور 458 یا 498 ارب روپے کا شارٹ فال ہے، تو پی ایس ڈی پی کی سائز مزید بھی کم ہو جائے گی، لیکن ظاہر ہے وہ جو کیک ہو گا وہی Distribute ہو گا، اس میں تو ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں لیکن اس میں جو ہمارا شیئر ہے اور ہمیں جو شیئر ملتا ہے تو یہ جو پچھلے والا Baseline ہے، اس پچھلے سال والا، جس میں سترہ پرسنٹ ہمیں ریلیز ہوئے ہیں، حکومت یہ کیسے Ensure کرے گی کہ جو خیبر پختونخوا کے لئے ریلیزز ہیں وہ ٹھیک ہو جائیں گی؟ اس وقت تو مرکز کے اندر اور صوبے کے اندر ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے، یہ Golden opportunity ہے، یہ ایشو ہم نے اسی لئے اٹھایا ہے کہ ہم اس پہ حکومت کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں، یعنی ہم فلور آف دی ہاؤس پہ یہ فگرز اور سٹیٹسٹکس لانا چاہتے ہیں، اس لئے لانا چاہتے ہیں کہ میڈیا کے اندر بھی پروجیکشن ہو، ہائی لائٹ ہو اور لوگوں کو پتہ چلے کہ ہمارے صوبے کے ساتھ کتنی Historically زیادتی ہو رہی ہے، ریلیزز میں بہت زیادہ زیادتی ہو رہی ہے اور میں اس لئے ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ جو اس سال کی اب تک ریلیزز ہوئی ہیں اس کا سٹیٹس بھی ہمیں بتائیں کیونکہ اس سال کے فگرز جو ہیں وہ Net پہ ہیں اور باقی جگہوں پہ Available نہیں ہوتے ہیں، وہ حکومت ہی کے پاس Available ہوتے ہیں، تو حکومت کا جو منسٹر مجھے Respond کرے گا، وہ مجھے یہ بتائے کہ اس پہ ابھی تک کتنے پیسے ریلیز ہو گئے ہیں؟ Against allocation وہ پرسنٹیج ہمیں بتائے اور یہ بھی تھوڑا بتا دیں کہ یہ جو Imbalance Historically آرہا ہے کہ 2013 سے لے کر 2017-18 تک ہمیں سال میں صرف پینتیس فیصد پیسے ریلیز ہوئے ہیں، یعنی 65 پرسنٹ ہمارے حصے کے رہ گئے ہیں تو یہ اب ہم Efficiency کس طرح بڑھا سکتے ہیں، مرکز سے اپنے پیسے کیسے لے سکتے ہیں؟ اس پہ پلان کرنے کی ضرورت ہے، اس پہ حکومت کی طرف سے Respond کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: اور کوئی بات کرنا چاہتا ہے اس پہ؟ احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، عنایت اللہ صاحب نے بڑی تفصیل یا مفصل طور پر آپ کو Statistics دی ہیں، میں تھوڑی سی چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے تو ایک Golden opportunity ہے، ہم چاہتے ہیں جو فیڈرل میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے، صوبے میں بھی ہے، تھوڑی سی ہماری طرف سے جو Proposals ہیں، جو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اس صوبے کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں، جس طرح Revised PSDP ہے 675 بلین کی اور تقریباً ساڑھے چار سو بلین کی ریلیز زابھی تک ہو چکی ہیں، اس میں جو ماضی میں اگر آپ دیکھ لیں جو Major ہمارا جو پورشن تھا وہ دو ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، Water resource division ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نیشنل ہائی وے اتھارٹی ہے جس میں ہمارے صوبے کے Major جو پراجیکٹس ہیں انہی دو Divisions میں آتے ہیں اور اگر آپ ابھی دیکھ لیں، خاص طور پر Water Resource Division کو آپ دیکھ لیں، ماضی میں جب بھی کوئی اس کی اتھارٹی یا اس کے ممبرز ہوتے تھے، اس میں سے ہمارے صوبے کی نمائندگی ہوتی تھی، جس میں آپ یا ممبر واٹر ہمارے صوبے سے ہوتا تھا یا ممبر پاور ہمارے صوبے سے ہوتا تھا لیکن اس دفعہ اگر آپ اس کے بورڈ کی Combination کو دیکھ لیں تو ہمارے صوبے کی نمائندگی اس میں نہیں ہے، اگر ہو سکے تو ہمارے صوبے کی نمائندگی اس میں آسکے، ہمارے پراونشل منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں، یہ اگر آواز اٹھا سکیں، اسی طرح نیشنل ہائی وے اتھارٹی جو ہے وہ سب سے Major component ہے، اس دفعہ پی ایس ڈی پی میں سب سے زیادہ ریلیز ز نیشنل ہائی وے اتھارٹی کو ہوئی ہیں اور اس میں بھی آپ ممبرز کی تعداد دیکھ لیں تو ہمارے صوبے کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے، تو میری صرف اس میں تجویز یہی ہو گی کیونکہ اگر یہ بورڈ یا اتھارٹی جب بیٹھتی ہے تو اس میں ہمارے پراجیکٹس بھی آسکتے ہیں، اس میں ریلیز ز میں بھی ہمیں فائدہ ہو گا، تو میری صرف یہی چھوٹی سی تجویز ہے جو ہمارے فیڈرل میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے، صوبے میں بھی انہی کی حکومت ہے، تو اگر ان بورڈز میں، اتھارٹیز میں ممبرز کی خاص کر تعداد اگر ہمارے صوبے سے ہو تو اس میں ہمیں کافی فائدہ ہو گا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی تاج محمد ترند صاحب، تاج محمد ترند صاحب۔

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر، آج کی ڈسکشن میں سی پیک پہ میں بات کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ جی، وہ نیکسٹ ایجنڈے پہ ہے، ابھی اگر اس پہ اگر بات کرنا چاہتے ہیں-----

جناب تاج محمد: نہیں سر، یہ دونوں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ الگ الگ پوائنٹس ہیں، الگ پوائنٹس ہیں اور اس پہ اگر بات کرنی ہے تو آپ بعد میں کر لیں۔

جناب تاج محمد: جی ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟ اس پہ بات کرنا چاہتے ہو، جی نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، اتنا اہم ایشو نگہت اورکزئی صاحبہ نے اٹھایا ہے، میں دو دفعہ اٹھا ہوں، آپ نے تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران کو ٹائم دیا ہے اور مجھے ٹائم نہیں دیا، نہ ہی میرے کسی ساتھی کو ٹائم آپ نے دیا، میں خاموش اس لئے ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نلوٹھا صاحب، میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر آپ سب اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں ایجنڈا کو ہٹا دیتا ہوں، اس لئے کہ سب نے اس پہ باتیں کرنی ہیں تو آپ کی اپوزیشن کے دوستوں نے ہی کہا ہے کہ نہیں ایجنڈا وہ ہونا چاہیئے۔

سردار اورنگزیب: جی، میں بات کرنا چاہتا تھا، آپ نے مجھے ٹائم، ٹائم مجھے نہیں دیا ہے، آپ پاکستان مسلم لیگ کی نمائندگی کو تسلیم نہیں کرتے ہیں، اس لئے میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کا اپنا اختیار ہے جی، واک آؤٹ کرتے ہیں، اس پہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا، اور کوئی بات کرنا چاہتا ہے اس پہ؟ جی، وقار خان۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے جملہ اراکین احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: عاطف صاحب، آپ Respond کریں جی، عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (سینئر وزیر کھیل وثقافت): بہت شکریہ، سپیکر صاحب، میں Respond کس کو کروں؟ وہ تو چلے گئے Response سنے بغیر، لیکن بہر حال وہاں ٹی وی لگا ہوا ہے، میرے خیال میں وہاں سن لیں گے۔ پی ایس ڈی پی کی جہاں تک بات ہے، دو باتیں Raise کی ہیں عنایت اللہ صاحب نے، آنریبل ممبر نے اور اس میں ایک چیز ہے جو کہ پرانے ہمارے جتنے بھی پی ایس ڈی پیز ہوتے تھے اس میں ہمارے صوبے کا حصہ کم ہوتا تھا یا ایلوکیشن کم ہوتی تھی یا پھر ریلیز کم ہوتی تھیں، بالکل Agree کرتا ہوں، وہاں پہ ہمیشہ سے اور یہ ایک حکومت میں نہیں، یہ Throughout یہ مسئلہ رہا ہے اور ہمیشہ سے یہ

پرابلم رہاہے کہ وہاں پہ ریلیزز کم ہوتی تھیں یاایلوکیشن کم ہوتی تھیں، سوروپے کاکام ہوتا تھااور تیس روپے دے کر پھر کہتے تھے کہ جی وہاں پہ Utilization نہیں ہو رہی، کسی اور پراجیکٹ کو زیادہ پیسے دے دیتے تھے تو وہ ایک Historically پرابلم ہے، اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ جتنا Maximum اس دفعہ ہم حل کر سکتے ہیں ضرور حل کریں گے، پلاننگ کے جو منسٹر ہیں ہمارے ان سے بھی بات کر کے خسرو بختیار صاحب، ان سے میں خود Personally بات کرلوں گا یا اگر اسد عمر صاحب سے بات کرنا پڑی فنانس منسٹر سے، ان سے بھی بات کرلوں گا کہ جو Already سکیمیں چل رہی ہیں ان میں ہماری ایلوکیشن اور ریلیزز جتنی زیادہ سے زیادہ ہوسکتی ہیں وہ ہو جائیں۔ دوسری پھر انہوں نے بات کی پی ایس ڈی پی کی سائز کی کہ وہ کم ہو گئی ہے، ہماری تھوڑی سی مجبوری کہہ لیں یا یہ پولیٹکل ایسا ایک کلچر بن گیاہے کہ ہم جتنے بھی یہاں پہ Legislators بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پہ اسمبلی میں مسئلے اٹھانے بیٹھے ہوئے ہیں، ہم لوگوں کی توجہ زیادہ ہوتی ہے ڈیویلپمنٹل کاموں پہ، وہ میری بھی ہوتی ہے، ساروں کی ہوتی ہے، جتنے ایم پی ایز ہیں، جتنے منسٹرز ہیں کہ جی زیادہ سے زیادہ ڈیویلپمنٹل کام کیا جائے اپنے حلقے میں، اس کے لئے پھر پولیٹکل گورنمنٹ کے اوپر یہ پریشر ہوتا ہے، جس طرح ہمارے ساتھ بھی پچھلی دفعہ اسی طرح ہوا، یہ ابھی جو سب خواتین و حضرات کہتے ہیں کہ جی فنڈز نہیں ہیں، فنڈز نہیں ہیں، پیسے کہیں گئے نہیں ہیں، یہ نہیں کہ پیسے کم ہو گئے ہیں لیکن کام اتنے زیادہ شروع ہوئے تھے کہ اس کے لئے پھر اگر سو ارب کا بجٹ ہے اور جو بھی ایم پی اے آتا ہے وہ چیف منسٹر کے پاس کہ جی مجھے بیس کلومیٹر روڈ دے دیں، مجھے پچاس کلومیٹر روڈ دے دیں، تو اسی بنا پہ تھوڑا کم کر کے کسی کو کچھ مل جاتا ہے، ہر ایک کہتا ہے کہ جی مجھے سکول دے دیں، تو مقصد یہ ہے کہ پیسے وہی ہیں لیکن جتنی زیادہ ڈیمانڈ آتی ہیں، جتنی آپ اس کی Thinspeading کرتے ہیں اتنا Throw forward زیادہ ہوتا جاتا ہے اور پھر مسئلہ یہی ہوتا ہے، ہر ایک ایم پی اے یہ کہتا ہے، ہر ایک منسٹر یہ کہتا ہے کہ جی بس ٹھیک ہے آپ منظور کرلیں، خیر پیسے کم ہوں، پانچ سال میں بن جائے، دس سال میں بن جائے لیکن بس ایک دفعہ افتتاح ہو جائے، افتتاح ہو جاتا ہے پھر وہی پرابلم ہوتا ہے، پیسے نہیں ہوتے، اسی طرح پی ایس ڈی پی کا بھی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی اس وقت میں آپ کو پوزیشن سمجھا دیتا ہوں اور یہ پہلے بھی تھی، یہ نہیں کہ ابھی ہوئی ہے، فیڈرل گورنمنٹ کی کچھ عرصے سے یہ پوزیشن ہوتی ہے کہ For example ان کے پاس سو روپے ہیں، سو میں سے پچاس روپے تو وہ صوبوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، ہر ایک صوبے کو اپنا اپنا شیئر مل جاتا ہے این ایف سی کے مطابق، جو پچاس روپے

رہ جاتے ہیں اس میں مثال کے طور پہ بیس روپے Debt servicing میں چلے جاتے ہیں، قرضوں میں سود کی ادائیگی میں چلے جاتے ہیں، پچاس جو رہ گئے ہیں اس میں سے پندرہ، بیس اور کوئی 10 پرسنٹ یا 15 پرسنٹ جتنے بھی ہوتے ہیں وہ Defense spending میں چلے جاتے ہیں تو Practically تو فیڈرل گورنمنٹ کے پاس اتنا کوئی پیسہ ہوتا ہی نہیں ہے کہ وہ اپنی پی ایس ڈی پی اتنی کوئی بڑھا لے، ویسے اگر کاغذات میں بڑھا لے، دو ہزار ارب نہیں پانچ ہزار ارب کر دیں لیکن جب پھر فنڈنگ نہ ہو اور پھر ہم کہتے ہیں کہ جی ایلوکیشن نہیں ہو رہی، ایلوکیشن ہوتی ہے، ریلیز نہیں ہوتی، تو پھر یہی پرابلمز آتے ہیں تو یہ جو کم کیا گیا ہے وہ اسی وجہ سے کہ Artificially آپ اس کو جتنا بڑھا لیں لیکن اگر Practically اس میں آپ پھر ان کاموں کو کمپلیٹ نہ کر سکے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بہر حال وہ تو ہمارے بس میں ہے بھی نہیں، وہ تو فیڈرل گورنمنٹ کی اپنی پلاننگ ہے، اپنا پلاننگ کمیشن ہے ان کا، اپنی منسٹریز ہیں وہ تو وہ کریں گے لیکن بہر حال ہمارے صوبے میں جو پی ایس ڈی پی کی جو سکیمیں ہیں، ان کی ایلوکیشن اور ان کی ریلیزز کے بارے میں میں ضرور ان شاء اللہ تعالیٰ Assurety دیتا ہوں، Assurety دیتا ہوں کہ اس پہ ہم زور لگائیں گے کہ جتنا Maximum اس پہ لے سکتے ہیں۔ باقی دوسرا جو کنڈی صاحب نے بات کی، بہت Valid بات کی انہوں نے کہ جو بھی ممبرز ہیں، ان کو ہم ساتھ میں اگر ممبر واٹر ہے، ممبر پاور ہے یا اتھارٹی میں جتنی بھی ہماری صوبے کی نمائندگی ہو سکتی ہے، Possible ہو تو اچھی بات ہے، صوبے سے کوئی ہو گا وہاں پہ تو بات بھی کرے گا، اگر زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ فائدہ تو لے کر آئے گا صوبے کو، تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ میں دیکھ لیتا ہوں کہ کس کس جگہ پہ گنجائش ہے کہ جہاں پہ ہمارے نمائندے نہیں ہیں وہاں پہ بھی کوشش کریں گے کہ کے پی سے کسی کو نمائندگی دے سکتے ہیں وہ دیں گے ان شاء اللہ، تھینک یو۔

پاک چائنا اقتصادی راہداری پر بحث

Mr. Acting Speaker: Next point is, please start discussion on ongoing project of Chia Pakistan Economic Corridor (CPEC).

تاج محمد ترند صاحب، عنایت اللہ صاحب کہہ رہے تھے، ہم ان کو منا کر لا رہے ہیں۔

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر، میں سی پیک کے حوالے سے تھوڑا بات کرنا چاہتا ہوں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سی پیک ہمارے ملک کے لئے ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جو پاک چائنا دوستی کا ایک ثبوت ہے لیکن جناب سپیکر، اس منصوبے کے آغاز پہ ہمیں کچھ خدشات تھے جو آبادی اس میں آ رہی ہے، خاص کر بٹگرام ضلع ہے، مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور جن جن علاقوں سے یہ روڈ گزر رہا ہے تو اس وقت بھی ہم

نے اس وقت کے وزیر اعلیٰ ہمارے پرویز خٹک صاحب تھے، ان کے نوٹس میں یہ بات لائی تھی کیونکہ ہمارے جو لوکل روڈز بنے ہیں ان کی Capacity ہے پندرہ سے بیس ٹن کی، اور جو چائنا کی مشینری اس پہ چل رہی ہے وہ تقریباً ساٹھ ٹن کی ہے، تو ہمارے جو Existing roads تھے وہ تقریباً انہوں نے تباہ کر دیئے، میں ایک مثال آپ کو دوں گا جناب سپیکر، کہ ہمارا ایک روڈ زلزلے کے بعد 'ایرا' نے بنایا تھا چوالیس کروڑ روپے کا، لیکن آج وہ سی پیک کی مشینری کی وجہ سے وہ روڈ تباہ ہو گیا۔ اسی طرح اور بھی ہمارے منصوبے تھے، جو پہلے ہماری پراونشل گورنمنٹ نے بنائے تھے یا مرکزی حکومت نے بنائے تھے وہ تقریباً ختم ہو گئے۔ اسی طرح ہماری جو بٹگرام کی لوکل آبادی ہے ان کا زیادہ تر دارومدار جو ہے وہ زمینداری پہ ہے تو وہاں پہ جو ہمارا نہری نظام تھا اس کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے، ہماری واٹر سپلائی سکیموں کو نقصان پہنچا ہے جناب سپیکر، اگر یہ بات ابھی ہماری صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کے ساتھ Take up نہیں کی تو کل کو یہ سارا کچھ جو ہے ہماری صوبائی حکومت کو کرنا پڑے گا، جو کہ بہت زیادہ کروڑوں، اربوں روپے اس پہ لگیں گے۔ میں نے اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی ہے کہ وہ حکام، خاص کر جو ہمارا این ایچ اے ہے کہ ان کے ساتھ میٹنگ کریں کہ جو جو ہمارے روڈ یا جو ہمارا نہری نظام ہے یا واٹر سپلائی سکیمیں ہیں، ان کو نقصان سی پیک کی وجہ سے پہنچا ہے، کم از کم وہ چائنا والوں کو بٹھا کے ان سے یہ کر لیں کہ وہ اس کو جب یہ منصوبہ ختم ہو تو اس کو ٹھیک کریں۔ اگر سپیکر صاحب، یہ ابھی یہ بات نہ کی گئی تو اکتوبر تک میرے خیال میں یہ روڈ کمپلیٹ ہو جائے گا تو پھر یہ سارا کچھ ہماری صوبائی حکومت کے گلے پڑے گا جو کہ اس کو کرنا ناممکن بات ہو گی۔ تھینک یو۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: اور کوئی بات کرنا چاہتا ہے اس پہ؟

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon, of Tuesday, 23rd April, 2019.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 23 اپریل 2019ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)